بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نزول حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام

مقالہ نگار:
مولانا حافظ وقاری شیخ احمد محی الدین رفیع نقشبندی قادری صاحب
کامل جامعہ نظامیہ و پی ایچ ڈی اسکالر

نوٹ:

1500 واں جشن میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پرنور موقع پر علمی سمینار بعنوان حضرت عیسیٰ پر مقالہ ہذا پڑھا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا ومولانا محمد خاتم الانبیاء واشرف المرسلین وعلی الہ الطیبین الطاھرین وأصحابہ الاکرمین الافضلین وعلی من تبعھم باحسان الی یوم الدین أجمعین

اما بعد!

مسلمانوں کے بنیادی عقائد ونظریات میں حضرت سیدنا عیسی روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے متعلق عقائد بھی بہت اہمیت کے حامل ہیں، عہدِ نبوی سے لے کر اس وقت تک تمام روئے زمین کے مسلمانوں کا یہی عقیدہ ہے کہ حضرت سیدنا عیسی بن مریم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام جو بنی اسرائیل میں حضرت مریم علیہا السلام کے بطن سے بغیر والد کے پیدا ہوئے اور پھر بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے۔ اور یہود نے جب اُنہیں قتل کرنا چاہا تو اللہ تعالی کے حکم سے فرشتے ان کو زندہ آسمان پر لے گئے۔ اور جب قیامت کے قریب دجال ظاہر ہوگا - جو قوم یہود سے ہوگا۔ اس وقت یہی حضرت عیسی بن مریم علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔ اور دجال کو قتل کریں گے جو اس وقت یہود کا بادشاہ اور سردار ہوگا۔

حضرت سیدنا عیسی علی نبینا وعلیہ السلام کے آسمان پر اُٹھالئے جانے اور زمین پر دوبارہ نزول سے متعلق چار قسم کے عقیدے پائے جاتے ہیں۔

1 مسلمانوں کا عقیدہ 2 عیسائیوں کا عقیدہ

3 یہودیوں کا عقیدہ 4 قادیانیوں کا عقیدہ

حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام کے بارے میں اِن چاروں کے عقائد درج ذیل ہیں۔

مسلمانوں کا عقیدہ:

مسلمان کہتے ہیں کہ یہودی سیدنا عیسی علیہ السلام کو نہ ہی قتل کرسکے اور نہ ہی صلیب دے سکے بلکہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسی علیہ السلام کو آسمان پر اٹھالیا۔ اور وہ قربِ قیامت واپس زمین پر تشریف لائیں گے۔ مسلمانوں کا یہ عقیدہ قرآن کریم اور احادیثِ صحیحہ ومتواترہ اور اجماع سے ثابت ہے۔

یہودیوں کا عقیدہ:

یہودیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ انہوں نے سیدنا عیسی علیہ السلام کو صلیب دے کر قتل کردیا تھا۔ یہود حضرت عیسی بن مریم علیہ السلام کے قتل کا اعتقاد رکھتے تھے جیسا کہ قرآن مجید کی سورۃ النساء آیت نمبر: 157 میں ذکر ہے۔ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ عِیْسَى ابْنَ مَرْیَمَ رَسُوْلَ اللّٰہِ. ترجمہ: "ہم نے اللہ کے رسول مسیح ابن مریم کو قتل کردیا تھا۔"

جتنی پختگی سے وہ دعوی کرتے تھے اس سے کہیں زیادہ زوردار انداز میں قتلِ مسیح کی مطلق نفی کرکے اس غلط دعوی کی تردید فرمادی گئی۔

چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے: وَقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ عِیْسَى ابْنَ مَرْیَمَ رَسُوْلَ اللّٰہِ: وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ، وَاِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْهِ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ، مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ، وَمَا قَتَلُوْهُ یَقِیْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰہُ اِلَیْهِ. وَكَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا.

ترجمہ: "اور یہ کہا کہ ہم نے اللہ کے رسول مسیح ابن مریم کو قتل کردیا تھا، حالانکہ نہ انہوں نے عیسی کو قتل کیا تھا، نہ انہیں سولی دے پائے تھے، بلکہ انہیں اشتباہ ہوگیا تھا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جن لوگوں نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے وہ اس سلسلے میں شک کا شکار ہیں، انہیں گمان کے پیچھے چلنے کے سوا اس بات کا کوئی علم حاصل نہیں ہے، اور یہ بالکل یقینی بات ہے کہ وہ عیسی کو قتل نہیں کرپائے۔ بلکہ اللہ نے انہیں اپنے پاس اٹھالیا تھا، اور اللہ بڑا صاحبِ اقتدار، بڑا حکمت والا ہے۔" (سورۃ النساء، آیت نمبر 157، 158)

یہود کا دعوی تھا کہ ہم نے عیسی بن مریم -رسول اللہ- کو قتل کیا اور ان کو ذلیل اور رسوا کیا۔ اللہ تعالی قیامت کے قریب ان کو آسمان سے اس طرح اتاریگا کہ لوگ اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرلیں گے کہ یہود جھوٹ بولتے تھے کہ ہم نے ان کو قتل کیا ہے۔وہ زندہ تھے آسمان سے نازل ہوکر تمہارے سردار کو قتل کریں گے اور تم سب کو ذلیل اور خوار کریں گے۔

حضرت عیسی علیہ السلام جنس بشر سے ہیں۔ کفار کے شر سے بچانے کیلئے اللہ تعالی نے ان کو ایک مدت معینہ کے لئے آسمان پر اٹھایا۔اور طویل عمر عطا فرمائی۔جب عمر شریف اختتام کے قریب ہوگی اور وفات کا زمانہ نزدیک ہوگا تو آسمان سے زمین پر اتارے جائیں گے تاکہ زمین پر وفات ہو؛ کیونکہ کوئی انسان آسمان پر فوت نہ ہوگا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: مِنۡهَا خَلَقۡنَـٰكُمۡ وَفِيهَا نُعِيدُكُمۡ وَمِنۡهَا نُخۡرِجُكُمۡ تَارَةً أُخۡرَىٰ. (پارہ ۱۶ سورہ طه، آیت: ۵۵)

ہم نے تم کو زمین سے پیدا کیا اور اس میں تم کو لوٹا دیں گے اور پھر اسی سے نکالیں گے۔

دجال اوّلا نبوت کا دعوی کرے گا۔ پھر خدائی کا دعوی کرے گا۔حضرت عیسی بن مریم اس مدعی نبوت والوہیت کے قتل کے لیے آسمان سے نزول اجلال فرمائیں گے؛ تاکہ معلوم ہوجائے کہ خاتم الانبیاء سید المرسلین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعوی کرنے والا مستحق قتل ہے۔

عیسائیوں کا عقیدہ:

عیسائی کہتے ہیں کہ سیدنا عیسی علیہ السلام کو صلیب پر چڑھایا گیا، وہ صلیب پر چڑھنے کی وجہ سے قتل ہوگئے۔اس کے بعد زندہ ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو آسمان پر اٹھالیا۔اور اب وہ واپس زمین پر تشریف لائیں گے۔

عیسائیوں کا عقیدہ یہ بھی تھا کہ سیدنا عیسی علیہ السلام پھانسی پر چڑھ کر ہمارے گناہوں کا کفارہ ہوگئے، انکا عقیدۂ کفارۂ ذنوب کی بنیاد سیدنا عیسی علیہ السلام کا صلیب پر چڑھنا تھا۔قرآن مجید نے اسکی تردید کی۔وَمَا صَلَبُوهُ..... (النساء ۱۵۷)

ترجمہ: کہ وہ قطعا پھانسی پر نہیں چڑھائے گئے۔" تو قرآن مجید نے عقیدۂ کفارہ ذنوب کی بنیاد ہی ختم کردی کہ جب وہ صلیب پر چڑھائے ہی نہیں گئے تو تمھارے گناہوں کا کفارہ کا عقیدہ سرے سے غلط ثابت ہوا۔

چونکہ یہ عقیدہ اصولاً غلط تھا۔تو قرآن مجید نے صرف نفی صلیب پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ واقعاتی تردید کے ساتھ ساتھ اصولی اور معقولی تردید بھی کی۔

چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزۡرَ أُخۡرَىٰ .... (فاطر 18)

ترجمہ:" اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔"

نیز فرمایا: فَمَن يَعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ خَيۡرًا يَرَهُۥ وَمَن يَعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُۥ. (زلزال ۔ ۸)

ترجمہ:" چنانچہ جس نے ذرہ برابر کوئی اچھائی کی ہوگی وہ اسے دیکھے گا۔اور جس نے ذرہ برابر کوئی برائی کی ہوگی، وہ اسے دیکھے گا۔"

اس عقیدے کو مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی تسلیم کیا ہے کہ عیسائیوں کا عقیدہ تھا: مسیح عیسائیوں کے گناہ کے لیے کفارہ ہوا۔" (ازالۃ الاوہام، حصہ اول صفحہ 373۔ مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 292)

قادیانیوں کا عقیدہ:

قادیانی کہتے ہیں کہ سیدنا عیسی کو یہودیوں نے صلیب پر چڑھایا اور وہ دو گھنٹے تک صلیب پر رہے لیکن وہ صلیب پر چڑھنے کی وجہ سے قتل نہیں ہوئے بلکہ زخمی ہوگئے اور زخمی حالت میں آپ کو ایک غار میں لے جایا گیا اور وہاں آپ کا علاج ہوتا رہا۔تین دن کے بعد آپ صحت یاب ہوئے اور پھر اپنی والدہ کے ساتھ فلسطین سے افغانستان کے راستے سے ہوتے ہوئے کشمیر چلے گئے۔کشمیر میں 87 سال رہے۔ پھر آپ کی وفات ہوئی۔اور آپ کی قبر کشمیر کے محلہ خان یار میں ہے۔دعوائے نبوت سے پہلے خود مرزا غلام احمد قادیانی کا بھی یہی عقیدہ تھا۔

بعد میں یہ دعویٰ کیا کہ احادیث میں جس مسیح موعود کے نزول کی خبر دی گئی ہے اس سے اسکے مثیل اور شبیہ کا آنا مراد ہے اور وہ میں (یعنی خود مرزا) ہوں اور وہ مسیح بن مریم جو بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے تھے وہ مقتول اور مصلوب ہوئے اور واقعہ صلیب کے بعد دشمنوں سے چھوٹ کر کشمیر تشریف لائے اور ستاسی سال زندہ رہ کر کشمیر شہر سری نگر کے محلہ خان یار میں مدفون ہوئے۔

افسوس اور صد افسوس! کہ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اس سفید جھوٹ پر ایمان لانے کیلئے تیار ہیں مگر قرآن کریم کی آیات بینات اور احادیث نبویہ پر ایمان ویقین رکھنے کے لیے تیار نہیں۔

قرآن کریم

اوّلا ہم قرآن کریم کی وہ آیتیں پیش کرتے ہیں جن میں حضرت عیسی بن مریم کے نزول کا اجمالاً ذکر ہے۔ بعد میں احادیث نبویہ کو ذکر کریں گے جن میں اس کی پوری تفصیل ہے۔ اور اس درجہ تفصیل ہے، کہ جس میں ذرہ برابر بھی تاویل کی گنجائش نہیں اور بعد ازاں اجماع امت نقل کریں گے کہ نزول عیسی علیہ السلام مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے۔

قال تعالی: وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا. (سورہ نساء: ۱۵۹)

اور نہیں باقی رہے گا اہل کتاب میں سے کوئی شخص مگر اُس کی موت سے پہلے حضرت عیسی علیہ السلام پر ضرور ایمان لائیگا اور قیامت کے دن حضرت عیسی علیہ السلام ان پر گواہ ہونگے۔

قال البغویؒ: قوله تعالى: وإن من أهل الكتاب إلا ليؤمنن به قبل موته، أي: وما من أهل الكتاب إلا ليؤمنن بعيسى عليه السلام، وهو قول أكثر المفسرين وأهل العلم، وقوله قبل موته اختلفوا في هذه الكناية، فقال عكرمة ومجاهد والضحاك والسدي: إنها كناية عن الكتابي، ومعناه: وما من أهل الكتاب أحد إلا ليؤمنن بعيسى عليه السلام قبل موته، إذا وقع في اليأس حين لا ينفعه إيمانه... وذهب قوم إلى أن الهاء في موته كناية عن عيسى عليه السلام، معناه: وإن من أهل الكتاب إلا ليؤمنن بعيسى قبل موت عيسى عليه السلام، وذلك عند نزوله من السماء في آخر الزمان فلا يبقى أحد إلا آمن به حتى تكون الملة واحدة، ملة الإسلام.

(تفسير البغوی، سورة النساء: ۱۵۹)

جمہور اہل علم کا قول ہے کہ اس آیت میں بہ اور قبل موتہ کی دونوں ضمیریں حضرت عیسی علیہ السلام کی طرف راجع ہیں اور معنی آیت کے یہ ہیں کہ نہیں رہے گا کوئی شخص اہل کتاب میں مگر البتہ ضرور ایمان لے آئیگا (زمانہ آئندہ یعنی زمانہ نزول ہیں) عیسی علیہ السلام پر عیسی علیہ السلام کی وفات سے پہلے اور قیامت کے دن عیسی علیہ السلام ان پر گواہ ہوں گے۔

قال الحافظ ابن كثير - رحمه الله - بعد ذكره الأحاديث الدالة على نزوله قال: "فهذه أحاديث متواترة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من رواية أبي هريرة، وابن مسعود، وعثمان ابن أبي العاص، وأبي أمامة، والنواس بن سمعان، وعبد الله بن عمرو بن العاص، ومجمع ابن حارثة، وأبي شريحة، وحذيفة بن أسيد - رضي الله عنهم - (كتابات اعداء الاسلام ومناقشتها، المبحث الرابع: شبه الطاعنين في حديث محاجة آدم موسى عليهما السلام)

امام ابن جریر طبری اور حافظ ابن کثیر اپنی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اس آیت میں زمانہ نزول کے اس واقعہ کا ذکر ہے جو احادیث متواترہ سے ثابت ہے۔ تفصیل کے لئے تفسیر ابن کثیر کی مراجعت فرمائیں اور یہی تفسیر ابن عباس اور ابو ہریرہ اور دیگر صحابہ سے منقول ہے۔

حافظ عسقلانی فتح الباری میں فرماتے ہیں کہ اکثر اہل علم سے یہی تفسیر منقول ہے۔

قال اللہ عزوجل: وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ هٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ، وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطَانُ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ. (پ ۲۵ سورۂ زخرف، آیت: ۶۱/۶۲)

ترجمہ: اور تحقیق وہ یعنی حضرت عیسی علیہ السلام بلاشبہ قیامت کی علامت ہیں۔ پس اس بارے میں تم ذرہ برابر شک اور تردد نہ کرو اور (اے محمد آپ کہہ دیجئے کہ) اس بارے میں میری پیروی کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔ کہیں شیطان تم کو اس راہ سے نہ روک دے تحقیق وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

معلوم ہوا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے نزول کو علامت قیامت ماننا یہی سیدھا راستہ ہے اور جو اس سے روکے وہ شیطان ہے۔

امام حافظ عماد الدین بن کثیر فرماتے ہیں ونقله عن اكثر اهل العلم ورجحه ابن جرير وغيره

(کتاب احادیث الانبیاء فتح الباری ج ۶ ص ۲۹۳)

قال البغوی رحمه الله تعالى فى تفسير هذه الآية (وإنه) يعنى عيسى عليه السلام (لعلم للساعة) يعنى نزوله من أشراط الساعة يعلم به قربها، وقرأ ابن عباس وأبو هريرة وقتادة: (وإنه لعلم للساعة) بفتح اللام والعين أى أمارة وعلامة"۔ (كتاب ابن رجب الحنبلى وأثره فى توضيح عقيدة السلف-المبحث الثانى الإيمان بأشراط الساعة)

وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ سے حضرت عیسی علیہ السلام کا قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہونا مراد ہے، جیسا کہ عبداللہ بن عباس اور ابو ہریرہ اور ابو العالیہ اور ابو مالک اور عکرمہ اور حسن بصری اور قتادہ اور ضحاک وغیرہم سے منقول ہے۔

اجماع امت

علامہ ابن رجب حنبلی فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام کے قیامت سے قبل نزول کے بارے امت کا اجماع ہو چکا ہے:۔ وقد أجمعت الأمة على نزول عيسى عليه السلام قبل قيام الساعة قال السفارينى رحمه الله تعالى: "أجمعت الأمة على نزوله ولم يخالف فيه أحد من أهل الشريعة، وإنما أنكر ذلك الفلاسفة والملاحدة ممن لا يعتد بخلافه، وقد انعقد إجماع الأمة على أنه ينزل ويحكم بهذه الشريعة المحمدية وليس ينزل بشريعة مستقلة عند نزوله من السماء وإن كانت قائمة به وهو متصف بها (كتاب ابن رجب الحنبلى وأثره فى توضيح عقيدة السلف-المبحث الثانى الإيمان بأشراط الساعة)

ويتسلم الأمر من المهدى ويكون المهدى من اصحابه واتباعه كسائر اصحاب المهدى. (لوامع الانوار البهية، ج ۱، ص ۹۴)

شیخ اکبر قدس اللہ سرہ فتوحات تک کے باب سے میں فرماتے ہیں: لا خلاف انه ينزل فى آخر الزمان ۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ وہ (عیسی بن مریم) آخر زمانہ میں نازل ہوں گے۔

علامہ ابوحیان اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں: واجمعت الأمة على ما تضمنه الحديث المتواتر من أن عيسى فى السماء حى وانه ينزل فى آخر الزمان۔

اس بات پر تمام سلف وخلف کا اتفاق ہو چکا ہے کہ عیسی جب نازل ہوگا تو امت محمدیہ میں داخل کیا جائے گا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے ثبوت پر احادیث شریفہ

عن ابن شهاب: أن سعيد بن المسيب: سمع أبا هريرة رضي الله عنه قال:قال رسول الله ﷺ: (والذی نفسی بيده، ليوشكن أن ينزل فيكم ابن مريم حكما عدلا، فيكسر الصليب، ويقتل الخنزير، ويضع الجزية، ويفيض المال حتى لا يقبله أحد، حتى تكون السجدة الواحدة خيرا من الدنيا وما فيها). ثم يقول أبو هريرة: واقرؤوا إن شئتم: ﴿وإن من أهل الكتاب إلا ليؤمنن به قبل موته ويوم القيامة يكون عليهم شهيدا﴾.(النساء: 159) .(راوه البخاری ومسلم)

(بخاری شریف، ج ا،ص ۴۹۰، کتاب احادیث الانبیاء، باب نزول عیسی علیہ السلام، حدیث نمبر: 3264۔ مسلم شریف جلد ا ص ۸۷، مسند احمد جلد ۲ ص ۵۵ فصل اول فی اشتراۃ الکبری للقیامہ)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا: قسم ہے اس پروردگار کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ بے شک قریب ہے کہ تم میں عیسی بن مریم حاکم عادل کی حیثیت سے نازل ہوں گے یعنی شریعت محمدیہ کے مطابق فیصلہ کرینگے۔ اور وہ صلیب کو توڑ ینگے۔ اور خنزیر کو قتل کردینگے اور جنگ کو ختم کردینگے اور مال کی اتنی بہتات کردیں گے کہ کوئی اس کو قبول نہ کریگا اور (اس وقت) ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوجائیگا یعنی عبادت کا ذوق اور شوق دلوں میں اس درجہ پیدا ہوجائے گا کہ ایک سجدہ روئے زمین کی دولت سے زیادہ بہتر معلوم ہوگا۔ پھر حضرت ابو ہریرہ کہتے تھے کہ (اسکی تائید کے لیے) چاہو تو یہ آیت پڑھ لو وان من أهل الكتب الآية یعنی کوئی شخص اہل کتاب میں سے نہ ہوگا مگر یہ کہ وہ ضرور بالضرور عیسی پر ان کی وفات سے پہلے ایمان لے آئے گا۔ اور قیامت کے دن وہ (عیسی) ان پر شاہد ہوں گے۔

عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كيف انتم اذا نزل ابن مريم فيكم واما مكم منكم رواه البخاری مسلم فی لفظة مسلم فامكم ولفظة الأخرى فامكم منكم واخرجه احمد فی مسنده ولفظه كيف بكم اذا نزل الخ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری خوشی کا اس وقت کیا حال ہوگا؟ جب کہ عیسی بن مریم تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا یعنی حضرت مہدی تمہارے امام ہوں گے اور حضرت عیسی علیہ السلام باوجود نبی اور رسول ہونے کے امام مہدی کا اقتداء کریں گے۔

فائدہ:۔ اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عیسی اور امام مہدی دو شخص الگ الگ ہیں۔ امام مہدی امامت کریں گے۔ اور حضرت عیسی انکی اقتدا کریں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول کس مقام پر ہوگا؟

عَنِ النَّواسِ بنِ سمعانَ رَضِيَ اللهُ عنه أنَّ النَّبيَّ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم قال: ((فَيَنْزِلُ عِندَ المَنارةِ البَيْضاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ)).

قال ابنُ رَسلان: ((يَنزِلُ عيسى بنُ مَريَم)) صَلَواتُ اللهِ عليه ((عِندَ المَنارةِ)) بفَتحِ المِيمِ، وهيَ الَّتي يُؤَذَّنُ عليها).

وقال النَّوويُّ: (هَذِه المَنارةُ موجودةٌ اليَومَ شَرقيَّ دِمَشْقَ).

وقال ابنُ كثيرٍ: (قد جُدِّدَ بِناءُ مَنارةٍ في زَمانِنا في سَنةِ إحدى وأربَعينَ وسَبعِمِائةٍ، من حِجارةٍ بِيضٍ، من أموالِ النَّصارى الذينَ حَرَقوا المَنارةَ الَّتي كانت مَكانَها، ولَعَلَّ هذا يَكونُ من دَلائِلِ النُّبوَّةِ الظَّاهِرةِ؛ حَيثُ قَيَّضَ اللهُ بِناءَ هَذِه المَنارةِ البَيضاءِ من أموالِ النَّصارى؛ ليَنزِلَ عيسى بنُ مَريَمَ عليها، فيَقتُلَ الخِنزيرَ، ويَكسِرَ الصَّليبَ، ولا يَقبَلَ

مِنهم جِزيَةً، ومَن لَم يُسلِمْ قَتَلَه، وكذلك يَكونُ حُكمُه في سائِرِ كُفَّارِ أهلِ الأرضِ يومَئِذٍ، فإنَّه لا يَبقى حُكمٌ في أهلِ الأرضِ إلَّا لَه، وهذا من بابِ الإخبارِ عَنِ المَسيحِ بذلك، فإنَّ الله قد سوَّغَ لَه ذلك، وشَرعَه لَه، فإنَّه إنَّما يَحكم بمُقتضى هَذِه الشَّريعةِ المُطَّهرةِ).

ترجمہ: حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ (عیسیٰ علیہ السلام) دمشق کے مشرقی حصے میں واقع سفید منارے کے قریب نازل ہوں گے۔

ابن رسلان نے کہا: "حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سفید منارے کے قریب نازل ہوں گے، اور یہ وہ منارہ ہے جس پر اذان دی جاتی ہے۔

امام نووی نے کہا: "یہ سفید منارہ آج بھی دمشق کے مشرقی حصے میں موجود ہے۔"

علامہ ابن کثیر نے کہا: "ہمارے زمانے میں (741 ہجری، 1340 عیسوی) ایک سفید منارہ بنایا گیا ہے، جو کہ مسلمانوں کے خزانے سے تعمیر ہوا ہے۔ اس سے پہلے والی منارہ کو عیسائیوں نے آگ لگا کر تباہ کر دیا تھا۔ یہ سفید منارہ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی علامت بن چکا ہے، کیونکہ ان کا نزول اس جگہ پر ہوگا، جہاں وہ صلیب کو توڑیں گے، سور کا گوشت کھانے والوں کو قتل کریں گے، جزیہ ختم کریں گے، اور جو اسلام قبول نہ کرے گا اسے قتل کر دیں گے۔"

عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی کیفیت کا ذکر

وعن النواس بن سمعان رضي الله عنه قال: ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم الدجال ذات غداة ... الحديث، وفيه: » .. فبينما هم كذلك، إذ بعث الله المسيح ابن مريم، فينزل عند المنارة البيضاء شرقي دمشق بين مهرودتين، واضعا كفيه على أجنحة ملكين، إذا طأطأ رأسه قطر، وإذا رفعه تحدر منه جمان كاللؤلؤ، فلا يحل لكافر يجد ريح نفسه إلا مات، ونفسه ينتهي حيث ينتهي طرفه، فيطلبه حتى يدركه بباب لد، فيقتله، ثم يأتي عيسى ابن مريم قوم قد عصمهم الله منه، فيمسح عن وجوههم، ويحدثهم بدرجاتهم في الجنة ... « الحديث، أخرجه مسلم (أخرجه مسلم في (ك: الفتن وأشراط الساعة، باب: ذكر الدجال وصفته وما معه، رقم: ٢٩٣٧)).

ترجمہ: حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح دجال کے بارے میں ایک طویل حدیث میں فرمایا: جب وہ (مسیح دجال) اس حالت میں ہوں گے، اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو بھیجے گا، اور وہ دمشق کے مشرقی حصے میں واقع سفید منارے کے قریب نازل ہوں گے، اور ان کے جسم پر دو زرد رنگ کی چادریں ہوں گی، اور وہ دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے ہوں گے۔ جب وہ اپنا سر جھکائیں گے تو ان سے عرق ٹپکے گا، اور جب وہ اپنا سر اٹھائیں گے تو ان سے موتی جیسے قطرے گرتے ہوئے نظر آئیں گے۔ اور ان کے سانس کی خوشبو سے کوئی کافر نہیں بچ سکے گا، وہ جہاں تک نظر آتے ہیں، ان کا سانس ان تک پہنچ جائے گا اور وہ مر جائیں گے۔ وہ (عیسیٰ علیہ السلام) ایک قوم کے پاس جائیں گے جنہیں اللہ نے دجال سے محفوظ رکھا ہوگا، وہ ان کے چہروں پر ہاتھ پھیر کر ان کے جنت میں درجات بتائیں گے۔"

قال أبو العَبَّاس القُرطُبيُّ: و(قوله: بين مهرودتين) ... في الصحاح: هردت الثوب: شققته، والهردي على وزن فعلي، بكسر الهاء: نبت يصبغ به، وثوب مهرود؛ أي: صبغ أصفر. ولما كان هذا هو المعروف في اللغة اختلف الشارحون لهذا اللفظ في هذا الحديث، فقيل: إن عيسى - عليه السلام - ينزل في شقتي ثوب، والشقة نصف الملاءة، أو في حلتين، مأخوذ من الهرد، وهو القطع والشق. وقال أكثرهم: في ثوبين مصبوغين بالصفرة، وكأنه الذي صبغ

بالهردی.....والأصح: قول الأكثر، ويشهد له ما قد وقع فى بعض الروايات بدل مهرودتين: ممصرتين والممصرة من الثياب هى المصبوغة بالصفرة. والله تعالى أعلم. و(قوله: إذا طأطأ رأسه قطر) أى: إذا خفض رأسه سال منه ما يعنى به العرق. وهذا نحو مما قال فى الحديث الذى تقدم: يقطر رأسه ماء، كأنما خرج من ديماس (٢) يعنى: الحمام.

و(قوله: إذا رفعه تحدر منه جمان كاللؤلؤ) الجمان: ما استدار من اللؤلؤ والدر، ويستعار لكل ما استدار من الحلى، قاله أبو الفرج الجوزى. شبه قطرات العرق بمستدير الجوهر، وهو تشبيه واقع. و(قوله: فلا يحل لكافر يجد ريح نفسه إلا مات) الرواية: لا يحل، بكسر الحاء، معناه: يحق ويجب، وهو من نحو قوله تعالى: {وحرام على قرية أهلكناها أنهم لا يرجعون} أى: واجب ذلك ولازم. وقيل: معناه: لا يمكن، وفى بعض الروايات عن ابن الحذاء: فلا يحل لكافر يجد نفس ريحه، ووجهه بين، وأما من رواه يحل - بضم الحاء - فليس بشىء، إلا أن يكون بعده: بكافر، بالباء، فيكون له وجه.

و(قوله: ونفسه ينتهى حيث ينتهى طرفه) نفسه - بفتح الفاء - وطرفه - بسكون الراء - وهو عينه، ويعنى بذلك أن الله تعالى قوى نفس عيسى - عليه السلام - حتى يصل إلى المحل الذى يصل إليه إدراك بصره، فمعناه: أن الكفار لا يقربونه، وإنما يهلكون عند رؤيته ووصول نفسه إليهم، تأييد من الله له وعصمة، وإظهار كرامة ونعمة.

و(قوله: فيمسح عن وجوههم) يعنى التى بالنون، لا التى باللام؛ أى: يزيل عن وجوههم بمسحه ما أصابها من غبار سفر الغزو ووعثائه؛ مبالغة فى إكرامهم وفى اللطف بهم، والتحفى بهم. وقيل: معناه يكشف ما نزل بهم من الخوف والمشقات، والأولى: الحقيقة، وهذا توسع.

(المفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم - كتاب الفتن وأشراط الساعة ، باب فى صفة الدجال وما يجىء معه من الفتن)

ابوالعباس قرطبی نے اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے کہا: جب کہا جاتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام دو زرد چادروں میں ہوں گے، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ رنگین کپڑے پہنے ہوں گے، جو کہ زرد رنگ کے ہوں گے۔ اور جب کہا جاتا ہے کہ اگر وہ اپنا سر جھکاتے ہیں تو عرق ٹپکتا ہے، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے جسم سے پانی کی طرح عرق گرتا ہوگا، جیسا کہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ ان کا سر ایسا لگے گا جیسے وہ کسی گرم جگہ سے نکلے ہوں، جیسے کہ حمام سے۔"

وقال على القارى: (((واضِعًا كفَّيه على أجنحةِ مَلَكينِ)): حالٌ لبَيانِ كيفيَّةِ إنزالِه، كما أنَّ ما قبلَه حالٌ لبَيانِ كيفيَّةِ لُبسِه وجمالِه، ثُمَّ بيَّنَ له حالةً أخرى بقولِه: ((إذا طَأطَأَ)) بهمزتين أى: خَفَضَ، ((رَأسَه قطرَ)) أى: عَرَقَ ((وإذا رَفَعَه)) أى: رَأسَه ((تحَدَّرَ)): بتَشديدِ الدَّالِ، أى: نَزَلَ ((مِنه)) أى: من شَعرِه قَطَراتٌ نُورانيَّةٌ ((مِثلُ الجُمانِ)): بضَمِّ الجيمِ وتخفيفِ الميمِ وتُشَدَّدُ: حَبٌّ يُتَّخَذُ مِنَ الفِضَّةِ، ((كاللُّؤلُؤِ)) أى: فى الصَّفاءِ والبَياضِ).

علی القاری نے بھی اس بات کی وضاحت کی کہ ان کے سانس کی خوشبو اتنی طاقتور ہوگی کہ جہاں تک ان کی نظر جائے گا، ان کا سانس پہنچے گا، اور جو کافر اس کے قریب آئے گا وہ فوراً ہلاک ہو جائے گا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد سب سے پہلے کیا کریں گے؟

عن النواس بن سمعان - رضى الله عنه - أن النبى - صلى الله عليه وسلم - ذكر الدجال فقال: » .... فبينما هو

كذلك، إذ بعث الله المسيح ابن مريم فينزل عند المنارة البيضاء شرقي دمشق بين مهرودتين واضعا كفيه على أجنحة ملكين، إذا طأطأ رأسه قطر، وإذا رفعه تحدر منه جمان كاللؤلؤ، فلا يحل لكافر يجد ريح نفسه إلا مات، ونفسه ينتهي حيث ينتهي طرفه، فيطلبه حتى يدركه بباب لد فيقتله .. (أخرجه مسلم في صحيحه، في كتاب الفتن، حديث ٢٩٣٧).

قال علي القاري: (فيطلبه) أي: يطلب عيسى - عليه الصلاة والسلام - الدجال (" حتى يدركه بباب لد) : بضم لام وتشديد دال مصروف اسم جبل بالشام، وقيل قرية من قرى بيت المقدس.

نواس بن سمعان سے مروی ہے کہ ایک روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر فرمایا اور دیر تک اس کا حال بیان فرمایا (اور آیت کا بیچ کا حصہ ہم نے چھوڑ دیا) اور پھر آخر میں یہ فرمایا کہ لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ یکا یک عیسی بن مریم دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی منارہ پر آسمان سے اس شان سے نازل ہوں گے کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوئے ہوں گے۔ جب اپنے سر کو جھکائیں گے تو اس میں سے موتی کے سے بوندیں ٹپکیں گی اور جب سر کو اٹھائیں گے تو اس سے موتی کے سے قطرے ڈھلیں گے اور جس کافر کو ان کے سانس کی ہوا لگے گی وہ مرجائے گا اور ان کا سانس وہاں تک پہنچے گا جہاں تک ان کی نظر پہنچے گی یہاں تک کہ وہ دجال کو (دمشق کے) باب لد مقام پر پائیں گے اور اسکو قتل کردیں گے۔

یاجوج و ماجوج کا خروج

جب حضرت عیسی علیہ السلام دجال کو قتل کر کے یہ کام مکمل کریں گے، تو اللہ تعالیٰ حضرت عیسی علیہ السلام کو اس بات کی اطلاع دیں گے کہ وہ اپنے بندوں کو یاجوج و ماجوج سے بچانے کے لئے طور پر لے جائیں۔ ان کے خروج کے بعد یاجوج و ماجوج دنیا میں فساد پھیلائیں گے، اور حضرت عیسی علیہ السلام اور ان کے پیروکار ان کے ہاتھوں محصور ہوجائیں گے۔ یہاں تک کہ ان کی حالت یہ ہوجائے گی کہ ایک بیل کے سر کی قیمت ایک سو دینار سے زیادہ ہوجائے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ یاجوج و ماجوج پر ایک طاعون بھیجے گا اور ان کی موت واقع ہوجائے گی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک پرندہ بھیجے گا جو ان کی لاشوں کو اٹھا کر جہاں چاہے پھینک دے گا۔

حضرت عیسی علیہ السلام کا اسلامی شریعت کے مطابق فیصلہ کرنا

حضرت عیسی علیہ السلام کا اسلامی شریعت کے مطابق فیصلہ کرنا اس بات کا غماز ہے کہ عیسی علیہ السلام کو کتاب اور حکمت (یعنی قرآن اور سنت) سکھائی گئی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور وہ اسے کتاب، حکمت، تورات اور انجیل سکھائے گا۔" (آل عمران: 48)

بعض علماء نے اس آیت کی تفسیر میں کہا کہ کتاب سے مراد قرآن ہے اور حکمت سے مراد سنت ہے۔ حضرت عیسی علیہ السلام جب زمین پر آئیں گے تو وہ کوئی نئی شریعت نہیں لائیں گے بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو قرآن و سنت کے مطابق ہی حکم دیں گے۔

حضرت عیسی علیہ السلام کی امامت

حضرت عیسی علیہ السلام جب زمین پر آئیں گے تو وہ مسلمانوں کے امام ہوں گے اور ان کی امامت قرآن و سنت کے مطابق ہوگی۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب عیسی بن مریم صلی اللہ علیہ وسلم نازل ہوں گے تو ان کے پیچھے جماعت کہے گی: آپ ہمارے امام بنیں اور نماز پڑھائیں! فَيَقُولُ: لا، إنَّ بَعضَكم على بَعضٍ أُمراءُ، تَكرِمَةً مِنَ اللهِ لهَذِهِ الأُمَّةِ)). تو عیسی علیہ السلام کہیں گے: نہیں، تم میں سے کچھ لوگ کچھ لوگوں کے امام ہیں، یہ اللہ کا انعام ہے"

یعنی حضرت عیسی علیہ السلام نماز کے امام نہیں بنیں گے بلکہ وہ مسلمانوں کی امامت قرآن و سنت کے مطابق کریں گے، اور اس طرح اللہ کے قانون کو قائم کریں گے۔

علامہ ابو العباس قرطبی کے کہا: (عیسی علیہ السلام دنیا والوں کے لئے کوئی نئی شریعت لے کر نہیں آئیں گے، بلکہ وہ اسی شریعت کی تصدیق اور تجدید کے لئے آئیں گے؛ کیونکہ یہ شریعت آخری شریعت ہے، اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری رسول ہیں۔ اس پر واضح دلیل یہ ہے کہ جب امیر نے عیسی علیہ السلام سے کہا کہ ہمارے لئے نماز پڑھائیں، تو انہوں نے فرمایا: نہیں، تم میں سے بعض بعض کے امیر ہیں، یہ اللہ کی اس امت کی عزت ہے۔")

حدثنا الزهري قال: أخبرني سعيد بن المسيب : سمع أبا هريرة، عن رسول الله ﷺ قال: لا تقوم الساعة حتى ينزل فيكم ابن مريم حكما مقسطا، فيكسر الصليب، ويقتل الخنزير، ويضع الجزية، ويفيض المال حتى لا يقبله أحد.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم میں ابن مریم انصاف کے ساتھ حکم دینے کے لئے نہیں اُتریں گے، وہ صلیب کو توڑیں گے، سور کو قتل کریں گے، جزیہ کو ختم کردیں گے، اور اتنی زیادہ دولت ہوگی کہ کوئی اسے قبول نہ کرے گا۔"

(کتاب صحیح البخاری، کتاب المظالم، باب کسر الصلیب وقتل الخنزیر، حدیث نمبر: 2476)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کتنی مدت تک دوبارہ دنیا میں رہیں گے؟ اور اس کی نوعیت کیا ہوگی؟

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال میری امت میں ظاہر ہوگا اور وہ چالیس دن تک رہے گا، میں نہیں جانتا کہ وہ چالیس دن ہوں گے، یا چالیس مہینے، یا چالیس سال، پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ ابن مریم کو بھیجے گا، جن کا شکل وصورت عروہ بن مسعود کی طرح ہوگا، اور وہ دجال کو تلاش کریں گے اور اسے ہلاک کردیں گے۔ پھر لوگ سات سال تک امن میں رہیں گے، اور ان کے درمیان کسی کے درمیان دشمنی نہ ہوگی۔

علامہ ابو العباس قرطبی نے اس حدیث کی شرح میں کہا: اس حدیث میں ذکر کردہ آخر زمانہ سے مراد وہ زمانہ ہے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کے قتل کے بعد دنیا میں آئیں گے، اور وہ سات سال تک لوگوں میں امن وسکون لائیں گے، اور ان کے درمیان کوئی دشمنی نہیں ہوگی۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب زمین پر آئیں گے تو وہ سلامتی کا پیغام دیں گے، اور وہ تلواروں کو کھیتی باڑی کے آلات (منجل) بنادیں گے، اور ہر وہ جانور جو شکار کرنے والا ہے، وہ ایک دوسرے سے نہیں لڑے گا، جیسے بچہ سانپ سے کھیلے گا اور اسے نقصان نہ پہنچے گا، بھیڑیا گائے کے ساتھ رہے گا اور اسے نقصان نہ پہنچائے گا، اور شیر بکریوں کے ساتھ رہیں گے اور ان کا کچھ نہیں بگاڑیں گے۔"

خطابی نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول "وہ تلواروں کو کھیتی باڑی کے آلات (منجل) بنائیں گے" کا مطلب ہے کہ لوگ جنگ میں مشغول نہیں ہوں گے بلکہ وہ زمین کی کھیتی اور زراعت میں مصروف ہوجائیں گے۔"

اس دور میں خیر و برکت کا ظہور ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں مال کا اتنا زیادہ افراط ہوگا کہ کوئی اسے لینے والا نہیں ہوگا۔"

امام نووی نے کہا: اس کا مطلب ہے کہ مال کی کثرت ہوگی، برکات کا نزول ہوگا اور لوگ ایک دوسرے کے ساتھ انصاف کریں گے، اور زمین اپنے خزانے باہر نکالے گی۔ اس دور میں لوگ زیادہ مال اور برکات سے فائدہ اٹھائیں گے۔"

سماعی نے کہا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب آئیں گے تو وہ صلیب کو توڑیں گے، اور خنزیر کو قتل کریں گے، اور اس وقت کوئی بھی یہودی یا نصرانی نہیں بچے گا جو مسلمان نہ ہو، اور اس وقت جنگ کا خاتمہ ہوگا۔ مال کی فراوانی ہوگی اور کوئی اسے قبول نہ کرے گا۔"

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ زمین کو حکم دے گا کہ اپنے پھل نکال اور اپنی برکت واپس لو، تو اس دن ایک گروہ ایک انار سے کھائے گا اور اس کے چھلکے کے نیچے سایہ کرے گا، اور دودھ میں اتنی برکت ہوگی کہ ایک اونٹ کا دودھ پوری جماعت کو کافی ہوگا، ایک گائے کا دودھ پورے قبیلے کے لیے کافی ہوگا، اور ایک بکری کا دودھ ایک خاندان کے لیے کافی ہوگا۔"

امام نووی نے کہا: اس حدیث میں ذکر کردہ انار کا مطلب ہے کہ ایک انار اتنا بڑا ہوگا کہ ایک گروہ اس سے کھائے گا اور اس کے چھلکے سے سایہ کرے گا۔ دودھ میں اتنی برکت ہوگی کہ ایک چھوٹا جانور پورے گروہ کو دودھ فراہم کرے گا۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور آسمان اپنا رزق نازل کرے گا اور زمین اپنی برکتوں کو نکالے گی۔"

یہ تمام حدیثیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور کے بارے میں ہیں، جب وہ دنیا میں آئیں گے، امن وسکون کا دور ہوگا، زمین و آسمان سے برکات اور رزق کی فراوانی ہوگی، اور دنیا میں کوئی بھی لڑائی یا دشمنی نہیں ہوگی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمین پر قیام کی مدت

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آخری زمانے میں زمین پر نزول کے بعد قیام کی مدت میں اختلاف ہے۔ بعض کا کہنا ہے کہ وہ چالیس سال تک زمین پر رہیں گے، جبکہ بعض نے کہا ہے کہ وہ سات سال رہیں گے، تاکہ ان کی عمر چالیس سال مکمل ہو سکے کیونکہ ان کی عمر رفع (آسمان پر اٹھانے) کے وقت 33 سال تھی، جو کہ مشہور قول ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جاننے والا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام انبیاء آپس میں بھائی ہیں، ان کی ماؤں مختلف ہیں لیکن دین ایک ہی ہے، اور میں حضرت عیسیٰ بن مریم کے قریب ترین ہوں، کیونکہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں آیا، اور وہ نازل ہوں گے۔ جب تم انہیں دیکھو تو پہچان لو، وہ درمیانہ قد کے ہوں گے، ان کے جسم پر سفید اور سرخ رنگ کا لباس ہوگا، اور ان کے سر سے پانی ٹپکتا ہوگا، حالانکہ ان کے سر پر کوئی نمی نہیں ہوگی۔ وہ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ کو ختم کریں گے، اور لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں گے، اور اس کے دور میں اللہ ہر دین کو نابود کردے گا سوائے اسلام کے، اور حضرت عیسیٰ دجال کو ہلاک کریں گے۔ پھر زمین پر امن وسکون کا دور آجائے گا یہاں تک کہ شیر اونٹوں کے ساتھ، اور ہرن گائے کے ساتھ، اور بھیڑیا بکریوں کے ساتھ رہیں گے، بچے سانپوں سے کھیلیں گے اور ان کو کوئی نقصان نہ ہوگا۔ وہ زمین پر چالیس سال تک رہیں گے، پھر وفات پاجائیں گے، اور مسلمان ان کی نمازِ جنازہ پڑھیں گے۔"

ابن رسلان نے کہا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال تک زمین پر رہیں گے، اور مسند ابوداؤد الطیالسی میں آتا ہے: اللہ تعالیٰ دجال کو ہلاک کرے گا، اور زمین پر امن قائم ہوگا، شیر اونٹوں کے ساتھ، ہرن گائے کے ساتھ، اور بھیڑیا بکریوں کے ساتھ رہیں گے، اور بچے سانپوں سے کھیلیں گے، پھر وہ چالیس سال تک زمین پر رہیں گے، پھر وفات پاجائیں گے اور مسلمان ان کی نمازِ جنازہ پڑھیں گے۔"

ابن کثیر نے کہا: اس حدیث میں آیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال تک زمین پر رہیں گے اور پھر وفات پاکر مسلمانوں کی نمازِ جنازہ کی جائیں گی۔

تاہم صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سات سال تک زمین پر رہیں گے۔ یہ اختلاف متشابہ ہے، تاہم یہ سات سال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد کے قیام کے بارے میں ہو سکتے ہیں، اور ان کی عمر رفع سے پہلے 33 سال تھی، اور ان سات سالوں کو ملا کر یہ چالیس سال کی مدت بنتی ہے۔"

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں یاجوج وماجوج کا خروج ہوگا، اور اللہ ان کو ہلاک کرے گا۔ یہ سب کچھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے ہوگا، جیسا کہ پہلے ذکر کیا جاچکا ہے، اور ان کی مدتِ قیام کے دوران وہ حج بھی کریں گے۔

حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے نزول کی حکمت

امام قرطبی نے فرمایا: اگر یہ سوال کیا جائے کہ "حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کا نزول آخر الزمان میں کیوں ہے، اور کسی دوسرے وقت میں کیوں نہیں؟" تو اس کا جواب تین مختلف طریقوں سے دیا جا سکتا ہے:

جواب نمبر (1)

یہ ممکن ہے کہ ان کا نزول اس لئے ہو کیونکہ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کو قتل کرنے اور صلیب پر چڑھانے کا ارادہ کیا تھا، اور ان کا یہ عمل اللہ کے حکم کے مطابق ہوا۔ یہودی ہمیشہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کو قتل کر لیا تھا اور انہیں جادوگر قرار دیتے ہیں۔

اللہ نے ان پر ذلت مسلط کی اور ان کا کوئی اقتدار یا قوت باقی نہ رکھی۔ وہ ہمیشہ اسی حالت میں رہیں گے جب تک قیامت قریب نہ آ جائے اور دجال کا ظہور نہ ہو۔ دجال، جو جادوگروں کا سردار ہوگا، یہودیوں کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے خلاف جنگ کرے گا۔ اس وقت حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کا نزول ہوگا، اور وہ یہودیوں کے اس جھوٹ کو جھٹلاتے ہوئے اپنی زندگی کے ساتھ ان کے سامنے آئیں گے، انہیں دکھائیں گے کہ وہ زندہ ہیں اور نہ صرف یہ کہ وہ ان کے دعووں کو جھوٹا ثابت کریں گے، بلکہ دجال کو قتل کریں گے۔ اس کے بعد یہودیوں کو مجبور کیا جائے گا کہ وہ اسلام قبول کریں یا قتل ہو جائیں، اور اس دن تک زمین پر کوئی کافر باقی نہیں رہے گا۔

جواب نمبر (2)

یہ ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کا نزول ان کے قریب آنے والے وقتِ وفات کے باعث ہو، نہ کہ دجال کے ساتھ لڑنے کے لئے۔ کیونکہ کسی بھی مخلوق کا آسمان میں مرنا مناسب نہیں ہے، اور اللہ کا فرمان ہے: ہم نے تمہیں اسی مٹی سے پیدا کیا، اور تمہیں اسی میں واپس لوٹانا ہے" (طه: 55)۔

لہٰذا حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کو اللہ تعالیٰ زمین پر اتاریں گے تاکہ وہ زمین میں دفن ہوں، اور اس طرح انسانوں کو دکھایا جائے گا کہ وہ زندہ ہیں۔ پھر ان کی وفات کے بعد، مسلمان ان کی نمازِ جنازہ پڑھیں گے اور انہیں دفن کریں گے، جیسے کہ دیگر انبیاء کو دفن کیا گیا ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس وقت دجال کا فتنہ اپنے عروج پر ہو اور حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) ان کے خلاف جہاد کرنے کے لئے آئیں، تاکہ وہ دجال کو قتل کریں۔

جواب نمبر (3)

حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) نے انجیل میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت کی صفات دیکھی تھیں اور اللہ سے دعا کی تھی کہ وہ انہیں امتِ محمدی میں شامل کر لے۔ اللہ نے ان کی دعا قبول کی اور حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کو آسمان پر اٹھا لیا۔ اللہ کا فیصلہ تھا کہ وہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کو آخر الزمان میں واپس اتاریں گے تاکہ وہ دینِ اسلام کی تجدید کریں، جو کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ہے، اور ان کا نزول دجال کے خروج کے وقت ہوگا تاکہ وہ دجال کو قتل کریں۔

علامہ ابن حجر نے کہا: علماء نے کہا ہے کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کا نزول اس لئے ہے تاکہ وہ یہودیوں کے اس جھوٹ کا رد کر سکیں کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کو قتل کر دیا تھا، اور اللہ نے ان کے جھوٹ کو بے نقاب کیا۔ یا پھر ان کا نزول اس وجہ سے ہے کہ ان کا وقتِ وفات قریب آ چکا تھا، کیونکہ مٹی کے جسم کے لئے آسمان میں مرنا ممکن نہیں، اور اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ انہیں زمین پر دفن کریں گے۔ نیز بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت کی صفات دیکھ کر اللہ سے دعا کی تھی کہ انہیں ان کی امت میں شامل کیا جائے، اور اللہ نے ان کی دعا قبول کی، اور آخر الزمان میں انہیں واپس اتار کر اسلام کی تجدید کریں گے۔

علامہ ابن حجر کے قول کے مطابق، پہلا جواب زیادہ قابلِ ترجیح ہے کیونکہ یہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے نزول کی سب سے مناسب حکمت معلوم ہوتی ہے۔

مرزا صاحب کا سیدنا عیسیٰ کے بارے میں نظریہ!

مرزا غلام قادیانی (1839 - 1908) اپنی عمر کے تقریباً 52 سال (سنہ 1891 تک) نہ صرف خود بھی مسلمانوں والا عقیدہ رکھتے تھے بلکہ اپنی اولین کتاب براہین احمدیہ" میں قرآنی آیات سے اصلی حضرت عیسیٰ ہی کا دوبارہ دنیا میں آنا ثابت بھی کیا۔ (اعجاز احمدی ضمیمہ نزول مسیح صفحہ) مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 113)

لیکن آخر عمر میں مرزا صاحب نے ایک اور انوکھا اور نیا عقیدہ اور نظریہ پیش کیا۔

اسکا خلاصہ یہ ہے: حضرت مریم کے بیٹے حضرت عیسیٰ کی عمر 33 سال 6 مہینے تھی کہ آپ کو دشمنوں نے پکڑ کر بروز جمعہ بوقت عصر دو چوروں کے ساتھ صلیب پر ڈال دیا، جسم میں کیلیں لگائیں، زخمی کیا یہاں تک کہ آپ شدت تکلیف سے بے ہوش ہو گئے اور دشمن آپ کو مردہ سمجھکر چلے گئے جب کہ در حقیقت آپ ابھی زندہ تھے۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ 127 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 311)

مرزا صاحب نے اللہ تعالی کے حوالے سے لکھا: اللہ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ اگر چہ یہ سچ ہے کہ بظاہر مسیح صلیب پر کھینچا گیا اور اسکے مارنے کا ارادہ کیا گیا۔ (" مسیح ہندوستان میں صفحہ 49 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 51)

ایک اور جگہ مرزا صاحب نے لکھا ہے: آپ کو کسی طرح صلیب سے اتارا گیا، حواریوں نے آپ کے زخموں پر مرہم عیسیٰ" لگا کر علاج کیا، اور پھر آپ اور آپ کی والدہ ملک شام سے نکلے اور افغانستان وغیرہ مختلف ممالک سے ہوتے ہوئے کشمیر جا پہنچے۔

کشمیر کے شہر سری نگر کے محلہ خان یار میں جو قبر یوز آسف کے نام سے مشہور ہے وہ در حقیقت حضرت عیسیٰ کی قبر ہے۔ (تحفہ گولڑویہ، ص ۹)

مرزا صاحب نے سیدنا عیسیٰ کے بارے میں ایک اور بات یہ بھی لکھی ہے: جن احادیث میں مریم کے بیٹے عیسیٰ کے نزول کی خبر دی گئی ہے ان سے مراد اصلی عیسیٰ نہیں بلکہ ان کا ایک مثیل ہے، نیز قرآن کریم اور احادیث صحیحہ نے بشارت دی ہے کہ مثیل مسیح اور دوسرے مثیل بھی آئیں گے۔

مرزا صاحب نے اپنے بارے میں یوں لکھا ہے:

وہ مثیل میں یعنی مرزا غلام احمد قادیانی بن چراغ بی بی ہوں اور اسی کی خبر احادیث میں دی گئی ہے، نیز "قرآن نے میرا نام ابن مریم رکھا ہے" اور میرے خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیح محمدی، مسیح موسوی سے افضل ہے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ 38 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 39-40۔ اربعین نمبر 3 صفحہ 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ (413) (تحفۃ الندوہ صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 98)

مرزا صاحب نے دجال کے بارے میں لکھا ہے: احادیث میں "عیسیٰ" کے ہاتھوں جس دجال کے قتل ہونے کا ذکر ہے اس دجال سے مراد یا تو عیسائی پادری ہیں، یا دجال شیطان کا اسم اعظم ہے، یا دجال مفسدین کے گروہ کا نام ہے، یا دجال عیسائیت کا بھوت ہے، یا دجال سے مراد خناس ہے، یا دجال سے مراد بااقبال قومیں ہیں۔"

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ 495 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 366)

مرزا صاحب نے سیدنا عیسیٰ کے بہن اور بھائیوں کے متعلق یوں لکھا ہے: حضرت مسیح کے چار حقیقی بھائی اور دو حقیقی بہنیں بھی تھیں۔" (کشتی نوح، صفحہ 17 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18)

مرزا صاحب کی مندرجہ بالا عبارات سے مندرجہ ذیل مرزا صاحب کے عقائد ہمیں پتہ چلے:

1. سیدنا عیسیٰ کو 2 چوروں کے ساتھ صلیب پر لٹکایا گیا۔
2. سیدنا عیسیٰ صلیب پر چڑھنے کی وجہ سے زخمی ہو گئے۔

3. اللہ نے یہ فرمایا کہ سیدنا عیسی کو صلیب پر کھینچا گیا۔

4. سیدنا عیسی کو صلیب سے زخمی حالت میں اتارا گیا۔ پھر ان کے مرہموں پر مرہم عیسی" لگائی گئی۔

5. اس کے بعد سیدنا عیسی کشمیر چلے گئے۔

6. سیدنا عیسی کی وفات کشمیر میں 120 یا 125 سال کی عمر میں ہوئی۔

7. سیدنا عیسی کی قبر کشمیر کے محلہ خان یار میں ہے۔

8. جن احادیث میں مریم کے بیٹے سیدنا عیسی کے آنے کی خبر دی گئی ہے اس سے مراد مریم کے بیٹے سیدنا عیسی نہیں ہیں بلکہ یہ مراد ہے کہ ان کا کوئی مثیل آئے گا۔

9. وہ مثیل مسیح جس کے آنے کی خبر احادیث میں دی گئی ہے وہ مثیل مسیح مرزا صاحب" ہے۔

10. مرزا صاحب کا نام قرآن نے ابن مریم رکھا ہے۔

11. جس دجال کا سیدنا عیسی کے ہاتھوں قتل ہونے کا ذکر احادیث میں آیا ہے اس دجال سے مراد یا تو شیطان ہے یا عیسائی پادری وغیرہ ہیں۔

12. سیدنا عیسی کے 4 حقیقی بھائی اور 2 حقیقی بہنیں تھیں۔ وغیرہ وغیرہ

حضرت شیخ الاسلام بانی جامعہ کا نظریہ

جس وقت غلام احمد قادیانی نے مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا اور اس پر مباہلہ کی دعوت دی تو وقت کے حضور شیخ الاسلام امام محمد انوار اللہ فاروقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس وجہ سے مباہلہ کی نوبت ہی نہیں آتی مرزا صاحب کے ساتھ اختلاف ایسا نہیں ہے وہ جو اپنی عیسویت ثابت کرتے ہیں ممکن نہیں کہ اس کا ذکر کہیں قرآن یا حدیث میں مل سکے اور جو علامات عیسی علیہ السلام کی احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں وہ مرزا صاحب میں پائی نہیں جاتیں اور ان کی کارروائیوں سے مسلمانوں کو یقین کلی ہے کہ مثل اور جھوٹے نبیوں کے وہ بھی ایک مدعی نبوت ہیں۔ اور مرزا صاحب کہتے ہیں کہ خدا نے مجھے الہاموں اور وحی سے بلکہ بے پردہ ہو کر بالمشافہ فرمادیا کہ تو خلیفۃ اللہ اور عیسی موعود وغیرہ ہے جس سے ظاہر ہے کہ ان کو بھی اپنے حق پر ہونے کا اور مخالفین کے باطل پر ہونے کا یقین کامل ہے۔ جب دونوں جانب اس بات کی قطعیت اور یقین ہے کہ ہم حق پر ہیں اور ہمارا مخالف باطل پر ہے تو اب مباہلہ کرنے اور جھوٹے پر لعنت کرنے میں کیا تامل ہے۔

تاریخی روشنی میں مسیح موعود کا دعویٰ کرنے والوں کے چند نام

مسیحِ موعود کا دعویٰ کرنے والے متعدد افراد تاریخ میں سامنے آئے ہیں، جن میں سے چند مشہور شخصیات کے نام درج ذیل ہیں:

1. *مرزا غلام احمد قادیانی *(1835-1908)- قادیان،

ہندوستان سے تعلق رکھنے والے مرزا غلام احمد نے 19 ویں صدی کے آخر میں مسیح موعود اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ انہوں نے احمدیہ جماعت (قادیانی یا احمدی جماعت) کی بنیاد رکھی، جس کے پیروکار انہیں امام مہدی اور مسیح موعود مانتے ہیں۔

2. * بہائی مذہب کے بانی بہاء اللہ * (1817-1892)- بہاء اللہ،

جن کا اصل نام مرزا حسین علی نوری تھا، اس نے بھی مسیح موعود اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ ان کی تحریک ایران میں شروع ہوئی اور بعد میں بہائی مذہب کی شکل اختیار کرگئی۔

3.* سید محمد جونپوری* (1443-1505)-

سید محمد جونپوری نے بھی 15 ویں صدی میں مہدی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ ان کے پیروکاروں کو "مہدوی" کہا جاتا ہے اور ان کا اثر ہندوستان کے کچھ علاقوں میں موجود رہا۔

4.* رشید خلیفہ* (1935-1990)-

رشید خلیفہ، جن کا تعلق مصر سے تھا، نے 20 ویں صدی کے آخر میں امریکہ میں خود کو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور قرآن کے عددی معجزات پر تحقیق کی بنیاد پر ایک تحریک شروع کی۔

6.* باب* (سید علی محمد شیرازی)-

ایران کے شہر شیراز سے تعلق رکھنے والے سید علی محمد شیرازی نے 1844 میں اپنے آپ کو "باب" اور امام مہدی کا ظہور قرار دیا۔ ان کی تحریک سے بابی مذہب کا آغاز ہوا، جس نے بعد میں بہائی مذہب کی بنیاد رکھی۔

7.* محمد احمد بن عبداللہ* (المہدی السودانی)-

19 ویں صدی میں سوڈان کے ایک اسلامی رہنما محمد احمد بن عبداللہ نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور برطانوی سلطنت کے خلاف مزاحمت شروع کی۔ ان کے پیروکاروں نے انہیں "المہدی" کے طور پر تسلیم کیا۔

8.* جوان آف لیدن* (John of Leiden)-

16 ویں صدی میں نیدرلینڈز کے جان آف لیدن نے بھی یورپ میں مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور اناباپٹسٹ تحریک کا حصہ رہے۔ انہوں نے منسٹر شہر میں اپنی حکومت قائم کی اور مذہبی رہنما ہونے کا دعویٰ کیا۔

9.* ملا محمد بارق*-

20 ویں صدی میں ایران سے تعلق رکھنے والے ملا محمد بارق نے بھی مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور ان کی تحریک ایران کے کچھ علاقوں میں پھیلی۔

10.* علی محمد دہلوی*-

دہلی، ہندوستان سے تعلق رکھنے والے علی محمد نے بھی مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا، مگر ان کی پیروی محدود رہی۔

11.* سید علی بن محمد سنوسی*-

شمالی افریقہ کے معروف عالم اور صوفی رہنما سید علی سنوسی نے 19 ویں صدی میں لیبیا میں سنوسی تحریک کی بنیاد رکھی۔ اگرچہ انہوں نے براہِ راست مہدی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا، مگر ان کی تحریک میں مہدی کے آنے کا تصور مضبوط تھا، اور ان کے کچھ پیروکاروں نے ان کے بعد انہیں مہدی مانا۔

12.* غلام رسول قادیانی*-

پاکستان سے تعلق رکھنے والے غلام رسول قادیانی نے بھی خود کو مرزا غلام احمد کا جانشین اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا، مگر ان کا دعویٰ زیادہ مشہور نہیں ہوا۔

13.* جوزف سمتھ*-

امریکہ میں مورمن مذہب کے بانی جوزف سمتھ نے 19 ویں صدی میں مذہبی رہنما ہونے کا دعویٰ کیا، اور ان کے پیروکار انہیں مسیح کے آنے کا پیش خیمہ مانتے ہیں، اگرچہ انہوں نے مسیح موعود کا دعویٰ نہیں کیا، مگر ان کی تعلیمات میں مسیح کی آمد کی بڑی اہمیت تھی۔

14.* شاہ نعمت اللہ ولی*-

ایران کے ایک معروف صوفی اور شاعر شاہ نعمت اللہ ولی نے اپنی پیشگوئیوں میں مہدی کے ظہور کا ذکر کیا۔ اگرچہ انہوں نے خود کو مہدی نہیں کہا، مگر ان کی تعلیمات سے متاثر ہو کر کچھ لوگوں نے ان کی شخصیت کو مسیح موعود سے جوڑا۔

15.*شارلمین*-

قرونِ وسطیٰ میں کچھ مسیحی حکمرانوں نے بھی مسیح یا مہدی ہونے کا دعویٰ کیا، یا لوگوں نے انہیں نجات دہندہ کی حیثیت دی، جن میں سب سے مشہور شارلمین (چارلس دی گریٹ) تھا، جو یورپ میں عیسائی سلطنت کا بانی تھا۔

یہ تمام افراد یا تو خود کو مسیح موعود یا مہدی کہتے رہے، یا ان کے پیروکار انہیں اس حیثیت سے دیکھتے رہے۔ ان دعوؤں کو ہر زمانے میں مختلف لوگوں نے قبول یا رد کیا۔

خلاصہ:

حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کا نزول قیامت سے پہلے ایک حق ہے اور اس پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے۔ اس کا اصل ثبوت متواتر حدیثوں سے ملتا ہے، اور قرآن مجید نے بھی اس کا اشارہ کیا ہے۔

تمام مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے نزول پر ایمان لائیں اور یقین رکھیں کہ وہ واقعی نزول کریں گے، اور یہ کہ ان کا نزول حقیقی ہوگا۔ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) اللہ کی توحید کی دعوت دیں گے، اور وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل کریں گے، کیونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آنا۔ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار کے طور پر شریعتِ محمدی کو ہی اپنائیں گے اور اس کے مطابق ہی حکم دیں گے۔

جو لوگ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے نزول کو انکار کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ یہ صرف آخر الزمان میں بھلائی کے ظہور کا اظہار ہے یا دجال کا ذکر کسی مجازی معنی میں ہے، یہ تمام باتیں باطل ہیں۔ ان باتوں کا کہنا کفر کے مترادف ہوسکتا ہے، کیونکہ یہ کسی واضح اور ثابت امر کا انکار ہے، جو کہ صحیح اور متواتر احادیث سے ثابت ہے۔

دجال کا خروج ایک حقیقت ہے جسے کوئی نہیں جھٹلا سکتا۔ دجال انسانوں میں سب سے بڑا جھوٹا ہوگا اور وہ خود کو نبی اور پھر رب العالمین کا دعویٰ کرے گا۔ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) دجال کو قتل کرنے کے لیے آئیں گے اور اس کی حکمرانی کا خاتمہ کریں گے۔ ان کے نزول کے بعد کوئی اور مذہب قبول نہیں کیا جائے گا، اور نہ ہی جزیہ لیا جائے گا کیونکہ اس کا کوئی جواز نہیں رہے گا۔ اس وقت تمام انسانوں کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی جائے گی اور حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) ان سے جہاد کریں گے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) انصاف کے ساتھ حکمران بن کر نازل ہوں گے" (متفق علیہ)۔

مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) دمشق کے مشرقی علاقے میں سفید مینارے کے قریب نازل ہوں گے، ان کے ہاتھ دو فرشتوں کے پروں پر ہوں گے، اور ان کی سانس کی ہوا سے کوئی بھی کافر نہیں بچ سکے گا۔ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) دجال کا پیچھا کریں گے، اور جب وہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کو دیکھے گا تو وہ ہلاک ہوجائے گا۔ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) صلیب توڑیں گے، جزیہ کا خاتمہ کریں گے، اور اللہ کی عبادت کے سوا کوئی عبادت نہیں کی جائے گی۔

ایک اور روایت میں آیا ہے کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) دجال کے قتل کے بعد چالیس سال زندہ رہیں گے، اور اس کے بعد وفات پائیں گے، جس کے بعد مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کا نزول اور ان کے بعد کی تمام باتیں ایک حقیقت ہیں جن پر کسی قسم کا شک نہیں کیا جاسکتا، اور یہ تمام باتیں صحیح مسلم اور دیگر معتبر کتب حدیث میں تفصیل سے آئی ہیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ وسلم علی خیر خلقه سیدنا محمد وعلیٰ آله وصحبه وبارك وسلم اجمعین۔